JIBAS **(**The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

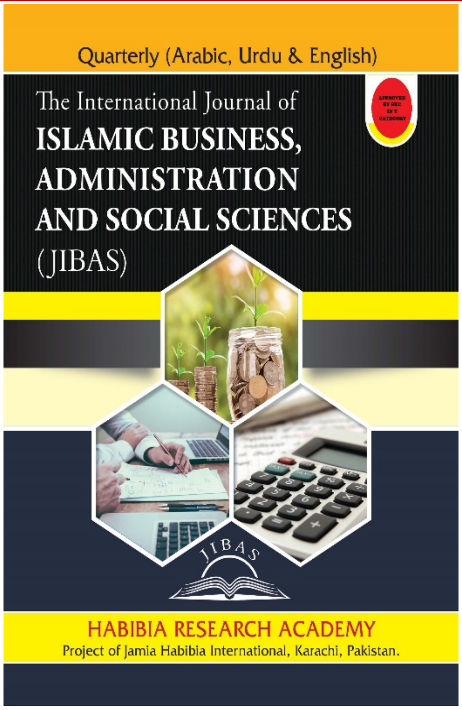

TOPIC:

THE SARAIKI KALHORAS DYNASTY OF DERA GHAZI KHAN

سرائیکی خاندان کلہوڑا کے عہد کا ڈیرہ غازی خان

AUTHORS:
1. *Hamida Kausar, Department of Saraiki, GGC(W) Rahim Yar Khan Email ID: hamidakousar2781@gmail.com Orcid ID https://orcid.org/0000-0002-8557-7487*
2. *Hafiz Muhammad Fiaz, Saraiki Area Center, BZU, Multan. Email ID: fiaz.muhammad1@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-7780-9084*
3. *Dr. Sohail Akhtar, Lecturer History, Ghazi University D.G. Khan Email ID: sakhtar@gudgk.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-9344-7551*

How to Cite: *Kausar, Hamida, Hafiz Muhammad Fiaz, and Sohail Akhtar. 2022. "The URDU 4 The Saraiki Kalhoras Dynasty of Dera Ghazi Khan:* سرائیکی خاندان کلہوڑا کے عہد کا ڈیرہ غازیخان*". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 1 (4).*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/33
Vol. 1, No.4 || October –December2021 || P. 49-56
Published online: 2021-12-30

QR. Code

THE SARAIKI KALHORAS DYNASTY OF DERA GHAZI KHAN

سرائیکی خاندان کلہوڑا کے عہد کا ڈیرہ غازی خان

Hamida Kausar, Hafiz Muhammad Fiaz Sohail Akhtar,

ABSTRACT:

The paper primarily deals and explore the rule of local Kalhora dynasty which governed on Sindh and Derajat after the downfall of the Mirani Dynasty. Dera Ghazi Khan Region governed by many dynasties after its post historic period. The downfall of Mirani government provided a chance to southern neighbor of Sindh for intervene in Dera Ghazi Khan. After the death of Mehmood Khan Gujar, The King of Khurasan appointed Mian Shah Nawaz the ruler. The murder of his minister Gudduram created unrest and King of Khurasan advised to Mian Ghulam Shah Kalhora for action. This order again provided a chance to rule over Dera Ghazi Khan. After this order, Mian Ghulam Shah Wali himself came to Dera Ghazi Khan and arrested the last Mirani ruler. He took him to Sindh. The last Mirani ruler died, he was buried in Sindh. After that, Dera Ghazi Khan came under the direct influence of King of Kabul under the Supervision of Kalhora dynasty. This paper is an attempt to explore the role of Kalhora dynasty in Dera Ghazi Khan.

KEYWORDS: *Dera Ghazi Khan, Mirani, Kalhora, Dynasty, Sindh, Kabul etc.*

تعارف: یہ تحقیقی مقالہ بنیادی طور پر سندھ کے کلہوڑا حکمرانوں کی ڈیرہ غازیخان کی میرانی حکومت کے ساتھ چپقلش اور ڈیرہ غازی خان پر ان کے اقتدار کو بیان کرتا ہے۔ میرانیوں اور کلہوڑوں کے درمیان باہمی چپقلش جاری رہی۔ نادر شاہ کے حملے کے بعد یہ علاقہ کلہوڑوں نے جہاں بارہ لاکھ خراج پر حاصل کر لیا وہیں میرانیوں نے بھی جدجہد جاری رکھی۔ شاہان خراسان کے دور میں ان کے اشارے پر میاں غلام شاہ کلہوڑا نے سندھ سے آکر ڈیرہ غازیخان پر قبضہ کر لیا اور آخری میرانی حکمران کو گرفتار کرتے ہوئے اس کو ساتھ لے گیا۔ اور اس کو سندھ میں لے جا کر قید کر دیا اس طرح میرانی خاندان کے اقتدار کا سورج 1772ء میں ہمیشہ کیلئے غروب ہو گیا اور ڈیرہ غازیخان میرانیوں کی عملداری کی بجائے کلہوڑوں کے زیر اقتدار آگیا۔ اس مقالے میں کلہوڑوں کی طرز حکمرانی کا جائزہ لیتے ہیں۔

تحقیقی طریقہ کار: یہ تحقیقی مضمون کلہوڑا خاندان کی ڈیرہ غازیخان پر حکومت کے تناظر میں لکھا جانے والہ اپنی نوعیت کا پہلا تحقیقی مضمون ہے اور بنیادی سورسز کی عدم دستیابی کے باوجود اس مضمون کو مل جانے والے سورسز کی روشنی میں تاریخی طریقہ تحقیق اپناتے ہوئے اقداری انداز میں اس کو مکمل کیا گیا ہے جس میں ثانوی ماخذات سے معاونت لی گئی ہے۔

ادب کا مطالعہ: کس بھی موضوع پر تحقیق ایک مشکل کام ہے اور بالخصوص تاریخ سے منسلک موضوع پر ماخذات کے بغیر تحقیق اور زیادہ مشکل امر ہے۔ اس مضمون کی تیاری میں ماخذات کی کمی کے باوجود جس حد تک ممکن ہوا ثانوی ماخذات سے استفادہ کیا گیا۔ ان بنیادی اور ثانوی ماخذات میں چند اہم درج ذیل ہیں تحفۃ الکرام، احسن البیان، تواریخ ڈیرہ غازیخان، تاریخ ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ غازیخان تاریخ کے آئینے میں شامل ہیں۔

موضوع کی اہمیت: ڈیرہ غازیخان کی علاقائی تاریخ پر کچھ کام ہوا ہے مگر بالخصوص مندجہ بالا موضوع پر یہ پہلا منفرد کام ہے جو کہ علاقائی تاریخ کے اعتبار سے ہے۔ ملنے والی بکھری ہوئی معلومات کنو نہ صرف یکجا کر دیا گیا ہے بلکہ اس موضوع پر مشتمل معلومات علاقائی تاریخ سے وابستہ لوگوں اور طلبہ کیلئے نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ جس سے سکالرز، محققین، طلبہ اور عام قارئین بیک وقت استفادہ کر سکتے ہیں۔

موضوع پر گفتگو: مقامی خاندان میں جس خاندان کی قسمت کا ستارہ چمکا وہ کلہوڑا خاندان تھا۔ ان کو میرانیوں کے بعد حکومت قائم کرنے کا موقع ملا۔ کلہوڑا سندھ کا ایک اہم مسلمان خاندان شمار ہوتا ہے جس نے ایک عرصے تک نہ صرف سندھ پر حکومت کی بلکہ ڈیرہ غازیخان پر بھی اپنا اقتدار قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ کلہوڑوں کے متعلق مختلف مؤرخین نے اپنی اپنی کہانی بیان کی ہے۔ کلہوڑے خود کو بنو عباس قرار دیتے ہیں کہ وہ عرب سے ہجرت کرتے ہوئے ایران کے راستے مکران اور پھر سندھ میں آباد ہوئے۔ بعد میں انہوں نے سندھ اور ڈیرہ غازیخان پر اپنی حکومت قائم کی۔ واضح رہے کلہوڑے اپنی آبادکاری کے وقت سندھ میں ایرانی علاقے کرمان سے گذر کر آئے اور بنیادی طور پر ایران میں آباد تھے مگر بنو عباس نہیں تھے۔ کنگھم 1 نے کلہوڑوں کو سندھی بلوچ قرار دیا ہے کہ یہ تبدیل شدہ بلوچ ہیں۔ جبکہ برٹن اس پر اور کہانی بناتا ہے کہ کلہوڑے نوزائیدہ مسلمان تھے اور انہوں نے سہرا کے گاوں کو تاراج کیا اور اپنا شجرہ نسب بدل لیا۔ اس کہانی کا بھی حقیقت سے تعلق نہیں۔ اسی طرح خافی خان نے اپنی مشہور کتاب جس کو منتخب الباب کے نام سے شہرت حاصل ہے اس میں کلہوڑوں کو کولائی کہا گیا ہے جبکہ بعض مورخین کا کلہوڑوں کے بارے میں خیال ہے کہ سرائی اور کلہوڑا ایک ہی لفظ ہے۔ مگر شیخ صادق علی نے ان کو جام سنجر کی اولاد کہا ہے اور اس کے خیال میں کلہوڑے جام سنجر کے دوسرے بیٹے محمد کی اولاد ہیں پہلا بیٹا داؤد ہے اور اس کی اولاد داؤد پوترہ کہلاتی ہے۔ محمد کی اولاد میں میں ساتویں پشت میاں آدم شاہ سے ہی کلہوڑے ہیں۔ خان خانہ کے دور میں انکو اس علاقے میں ایک بڑی جاگیر عطا ہوئی اسی طرح پھر ان کو طاقت میاں یار محمد کلہوڑہ کے دور میں ملی جب انہوں نے سبی پر قبضہ کر لیا۔[2]

ڈیرہ غازیخان پر حکومت کرنے والے مختلف خاندانوں میں سے ایک اہم کلہوڑا خاندان بھی ہے۔ جب سترہویں صدی کے اختتام اور اٹھارویں صدی کے ابتدائی نصف حصے میں ڈیرہ غازیخان میں میرانیوں کی کمزور ہوتی ہوئی حکومت نے مختلف قبائل اور گروہوں کو باہم دست و گریباں کر دیا–چنانچہ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر حصول اقتدار کیلئے ان کے درمیان علاقائی اور باہمی لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کافی عرصے تک جاری رہا اور اس خانہ جنگی نے میررانی حکومت کو مزید کمزور کر دیا جس کے نتیجے میں کلہوڑے زور پکڑنے لگے اور جلد سندھ کے بعد ڈیرہ غازیخان میں غلبہ حاصل کرنے لگے۔ اسی طرح میرانیوں کی طویل حکمرانی بالآخر باہمی کشمکش، ناچاقی، کمزور جانشینوں اور بیرونی حملہ آوروں کی یلغار کے باعث اختتام پذیر ہوئی۔ اور اس خلا کو پر کرنے کیلئے اردگرد کے حکمران طالع آزمائی کرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کا رخ کرنے

لگے۔ میرانیوں کے سیاسی عروج کا خاتمہ ہوا تو کلہوڑے اس علاقے میں جو پہلے سے اس علاقے میں مداخلت کر رہے تھے اس علاقہ پر قابض ہو گئے۔ واضح رہے میرانیوں کے بعد یہاں کے مقامی خاندانوں میں سے گوجر خاندان بھی کچھ وقت حکمران بنا مگر عملاً کلہوڑے غالب رہے اور اقتدار کی مسند پر براجمان ہوئے۔ اگر کلہوڑوں کے دور کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کلہوڑوں نے کوئی تین عشرے حکومت کی اور ان میں سے تین افراد ڈیرہ غازی خان کے حکمران رہے۔[3] سب سے پہلے سترہویں صدی کے اختتام پر کلہوڑوں نے سندھ میں طاقت پکڑی اور خاندان کلہوڑا کے سربراہ یار محمد کلہوڑا نے خان آف قلات کی مدد سے سوی پر قبضہ کرتے ہوئے شمالی سندھ پر حکومت قائم کر لی۔ اس کا بیٹا نو محمد کلہوڑا شمال کی طرف بڑھا اور میرانیوں کے ساتھ اس کی لڑائی ہوئی۔ اور آئے روز سرحدی تناؤ جاری رہا۔ میرانی اپنی کمزور طاقت کے باوجود حکمران رہے۔ اسی طرح سلطنت دہلی کی کمزوری نے ایرانی شہنشاہ نادر شاہ درانی کو اس طرف متوجہ کیا جب وہ 1739 میں اس طرف آیا اور تخت دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ نادر شاہ نے اپنے اس حملے کے دوران دریائے سندھ کا سارا مغربی علاقہ اپنے تسلط میں لے لیا اور میرانیوں کی عملداری کا خاتمہ کر دیا۔ اسی طرح نادر شاہ نے ڈیرہ غازیخان کا علاقہ میرانیوں کے وزیر محمود خان گجر کے سپرد کرتے ہوئے بارہ لاکھ سالانہ خراج کے عوض اس کو سندھ کے حکمران نور محمد کلہوڑا کے ماتحت کر دیا۔ اس ک بعد میرانیوں اپنی مزاحمتی جدوجہد جاری رکھتے ہوئے کلہوڑوں سے بر سر پیکار رہے۔ مگر یہ ایک کمزورر مزاحمت تھی اور غلام شاہ کلہوڑا نے محمود خان گجر کی مدد سے ڈیرہ غازیخاان پر حکومت قائم کر لی۔ بعد میں احمد شاہ ابدالی نے پنجاب کو قبضہ میں لینے کے بعد یہ علاقہ بھی اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد اب ابدالی نے اس علاقے کا کنٹرول چلانے کیلئے دیوان لونگامل کو گورنر بنادیا۔ اور ساتھ ہی کلہوڑوں سے ایک کروڑ کے قریب خراج وصول کرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کو بارہ لاکھ سالانہ کی ادائیگی پر کلہوڑوں کی عملداری میں دے دیا۔ اس طرح ڈیرہ غازیخان بیک وقت درانیوں اور کلہوڑوں کی عملداری میں آ گیا۔ کچھ عرصے کے بعد نور محمد کلہوڑا کی وفات ہوئی تو اس کے بیٹے غلام شاہ کلہوڑا نے اپنا قبضہ برقرار رکھا اور میرانیوں کی مزاحمت کو دبائے رکھا۔[4] اس عرصے میں محمود خان گجر بھی حالات کو بھانپتے ہوئے کلہوڑوں کا وفادار رہا۔ واضح رہے محمود خان گجر میرانیوں کے ساتھ نادر شاہ اور کلہوڑوں کا منظور نظر رہا سیاسی اعتبار سے انتہائی تجربہ کار اور زیرک انسان تھا۔ اپنی اہمیت کو ہر دور میں اجاگر کیا اور حکومت کا حصہ رہا۔ کیونکہ جب احمد شاہ کا حملہ ہوا تو اس نے پنجاب پر قبضے کے ساتھ ساتھ ڈیرہ غازیخان پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور یوں کلہوڑوں کا سورج غروب ہوا۔ واضح رہے احمد شاہ نے قبضے کے بعد جب ملتان کا گورنر کوڑامل کو مقرر کیا تو کلہوڑوں نے اس کا ساتھ نہ دیا جس کے بعد کوڑامل نے 1758ء میں غلام محمد کلہوڑا کو شکست دی اور محمود خان گجر کو اپنا نائب بناتے ہوئے اس کو ملتان اور کابل کے ماتحت کر دیا۔ کچھ وقت کیلئے میرانی حکومت بحال ہوئی تو غلام شاہ کلہوڑا دوبارہ حملہ آور ہوا اور حکومت پر قبضہ کرتے ہوئے محمود خان گجر کو گورنر بنادیا۔ محمود خان گجر کی جلد ہی وفات ہوئی تو

اس کا بھتیجا برخوردار گورنر مقرر ہوا۔ مگر اس کو 1779ء میں ایک خانہ جنگی میں قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل کے نتیجے میں ڈیرہ غازیخان اب ایک بار پھر میرانی خاندان کے ایک فرد کے پاس آگیا اور وہ نواب غازیخان کے نام سے حکومت کرنے لگا۔[5] مگر اس کا اقتدار زیادہ نہ رہا اور بلوچوں کی باہمی بدامنی اور ناچاقی کے سبب جلد اقتدار ختم ہو گیا۔ اور شاہ خراسان نے میاں شاہنواز خان حاکم مقرر کیا جس نے اپنے وزی گدورام کو ہمراہ فوج بھیجا۔ گدورام کو تنخواہ مانگنے کے بہانے عظیم خان جمعدار نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد جب یہ خبر مشہور ہوئی تو میاں غلام شاہ والی سندھ خود آیا اور آخری میرانی حکمران کو گرفتار کر کے سندھ لے گیا جس کا انتقال ہوا تو اس کی تدفین وہیں ہوئی۔ اس کے بعد ڈیرہ غازیخان براہ راست شاہان کابل کے زیر اثر آگیا۔ کلہوڑا خاندان کے تیس سالہ دور حکومت میں بھی یہ علاقہ نیم خود مختیار ہی رہا یہاں کا گورنر محمود خان گوجر تھا جو کہ گجر خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن اُس کی حکومت کلہوڑا خاندان کے ماتحت رہی۔ اس خاندان نے صرف تیس سال حکومت کی۔[6] سترھویں صدی کے پہلے نصف میں یہاں کافی بدامنی رہی۔ شمالی سندھ کا کلہوڑا خاندان بھی اثر انداز ہوتا رہا۔ محمود خان سے نادر شاہ بھی خراج لیتا رہا۔ 1752 میں احمد شاہ درانی نے پنجاب پر قبضہ کرنے کے بعد دریائے سندھ کے مغربی علاقے پر بھی قبضہ کر لیا۔ ڈیرہ غازی خان میں میرانیو ں کی حکومت کے مکمل خاتمہ کے بعد محمود خان گر ڈیرہ غازی خاں کا پہلا برائے نام گورنر تھا۔[7] احمد درانی کے ماتحت اس نے علاقہ میں کاشت کاری کو فروغ دیا۔ اور اس سلسلے میں کئی نئی نہر کھدوائیں۔ اور کئی پرانی نہروں کو صاف کروایا۔ اس کے بعد اس کا بھتیجا برسر اقتدار آیا مگر خاندانی عداوت کے باعث برخوادر خاں کو قتل کر دیا گیا۔ برخوردار خان کے قتل کے بعد یہاں جتنے بھی گورنر بھیجے گئے وہ درانی بادشاہوں کی طرسے خراسان بھیجے جاتے تھے۔ ان گورنروں کی وجہ سے اس علاقہ میں ابتری پھیل گئی۔ کیونکہ یہ افغان گورنر جو اس عالاقے کے حالات واحساسات و مسائل اور زبان سے ناواقف تھے۔ میرانیوں کی حکومت کے بعد کوئی دوسرا حکمران ڈیرہ غازی خان میں بلوچ قبائل پر اپنے اختیارات استعمال نہ کر سکا۔ کیونکہ وہ اپنے پرانے سرداروں کے ماتحت کو خود مختیار ہوا۔ اس کی ایک اور وجہ مقامی معاشرت سے لاعلمی تھی۔ کلہوڑوں کے عہد میں محمود خان گجر کی انتظامی صلاحیتوں سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا جو کہ میرانیوں دورانیوں اور کلہوڑوں سمیت تمام حکومتوں کا منظور نظر رہا۔ مگر محموود گجر اور اس کے بعد اس کے بھتیجے برخوردار کے قتل کے بعد اس خطے کا امن تباہ ہو گیا اور شورش پورے علاقے میں پھیلتی گئی۔ جس کے باعث معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیاں بھی محدود ہو کر رہ گئیں۔

کلہوڑا عہد میں ڈیرہ غازی خان کی سیاسی و معاشرتی حالت : کلہوڑا عہد پر نظر دوڑائی جائے تو معاشرتی اعتبار سے زیادہ افرا تفری نہیں تھی۔ محمود خان گجر برائے نام گورنر تھا۔ مگر اس نے معاشرتی لحاظ سے لوگوں کو یکجا رکھا۔ کاشتکاری کو فروغ دیا اور متعدد نہریں بھی

کھد وائیں۔ مگر اس کی وفات نے لوگوں میں اتفاق کا خاتمہ کر دیا۔ اسی تناظر میں سیاسی ابتری نے لوگوں کو مشکلات کا شکار کر دیا۔ اور کئی گاؤں اور قصبوں میں سے لوگ نقل مکانی بھی کرنے لگے۔ [8]

ڈیرہ غازیخان میں سیاسی انتشاار اور ابتری کو جنم دیا۔ گورنر مقامی لوگوں کی معاشرت اور زبان سے ناواقف ہونے کے علاوہ سیاسی حکمت عملی سے عاری اور حکمرانی کے اصولوں سے نا آشنا ہونے کے ساتھ مسائل کے حل میں دلچسپی ہی نہیں رکھتے تھے۔ پورا علاقہ انارکی میں مبتلا تھا۔ جنوب میں سیت پور کی ناہڑ حکومت کی جگہ مخدوم راجن سنبھال چکے تھے بلوچ اپنی آزاد طبع کے باعث اپنے قبائلی نظام کے ماتحت آزادانہ حیثیت کی بنیاد رکھ چکے تھے۔ 9اس طرح جنوب مغربی حصہ ایک معاہدے کے تحت خان آف قلات کو احمد شاہ نے تعاون کے بدلے تحفے میں دے دیا تھا۔ کیونکہ میر نصیر خان نے افغانستان میں تخت نشینی کے وقت احمد شاہ کی حمایت کی تھی۔ احمد شاہ کے بعد اس کا بیٹا تیمور شاہ اور اس کے بعد زمان شاہ اور پھر محمود شااہ اور شاہ شجاع نے ڈیرہ غازی خان پر یکے بعد دیگرے حکومت کی۔ [10]اسی دوران تخت کابل پر قبضے کی رسہ کشی نے درانی تسلط کو کمزور کر دیا۔ ١١اسی دوران شہزادہ کامران کے ہاتھوں امیر فتح محمد کے قتل نے آگ بھڑکا دی اور درانی کابل و قندھار کے تخت سے محروم ہوگئے۔ درانی عہد میں سولہ افراد بطور حاکم اور گورنر بنے جن کا دورانیہ سال، دوسال یا چھ ماہ تھا پھر ڈیرہ غازیخان بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا اور رنجیت سنگھ نے ڈیرہ جات کو قبضہ میں لے لیا۔ 11 کلہوڑا عہد میں سرائیکی بطور جاٹکی مشہور زبان بن گئی سندھی اور سرائیکی خوب پھلی پھولی۔ سندھی کے بہت سارے الفاظ سرائیکی میں بھی اسی دور میں شامل ہوئے۔ جو پنجابی میں موجود نہیں۔ جیسے اوبرائن کا خیال ہے کہ یہ سارے سرائیکی کے الفاظ ہیں۔ [12] ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی یہ زبان بولی جانے لگی بقول چرن چیت وہاں کے لوگ اس کو خاص طور پر بولنے لگے جبکہ اس کے برعکس پشتو کو مہذب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ [13] ڈیوس کا خیال قدرے مختلف ہے اس کے خیال میں مقامی حکمرانوں اور مقامی آبادی کی کثرت اس زبان کی ہمنوا تھی جس کے باعث یہ زبان ترقی کرنے لگی۔ حتیٰ کہ ڈیرہ جات کے بلوچوں میں سرائیکی بولنے کا رواج بڑھنے لگا۔ جس کی وجہ معاشرتی ہم آہنگی تھی [14] جبکہ دیہاتی علاقوں میں بھی بلوچوں کی آبادکاری کے باوجود قبائلی روایات جاری رہیں یہ زبان اس دور میں سماجی زندگی کی علامت بن گئی۔

> "In its west language this language was bordered with Balochi and in east it was mixed with the Hindi while in south it was replaced and it was difficult to tell exactly its (Saraiki) originated.[15]

اگر ہم کلہوڑا خاندان کی حکومت کو دیکھیں تو شروع کے عرصے کے بعد جب ہم ان کو دیکھتے ہیں کہ یہ شمال کی طرف ڈیرہ غازی خان اور پھر انہوں نے یہاں سے بھی آگے کا رخ کیا۔ صوفی بزرگ عنایت شاہ کی تحریک کو دبانے میں میاں یار محمد کلہوڑو نے بھی کافی زیادہ کردار ادا کیا اور

بعد میں میاں آدم شاہ علاقے کے اندر جاگیر دی گئی۔ انگریزی اقتدار تک کلہوڑو کمزور ہو چکے تھے۔ انگریزوں نے پرانی پالیسی اختیار کی اور کلہوڑوں کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ انگریز گھوڑا حکومت سے معاہدہ کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے اپنا پہلا موحدا کلھوڑا حکمران میاں غلام شاہ سے کیا جس کے اندر ان کے ساتھ تجارت کا معاہدہ کیا گیا کہ باہمی تجارت کو فروغ دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی پھلوں میں انہیں تجارت کی اجازت دی۔۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تلواروں کے ساتھ ان کا پہلا موجود اس طرح سو اٹھاون میں ہوا اور انگریز کے علاقے میں ان کی آمد رفت جو ہے وہ شروع ہو گئی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ڈیرا غازی خان کے اندر بھی جو کلہوڑوں کا اقتدار تھا اور حکومت تھی اس میں کافی حد تک مداخلت کرنے لگ چکا تھا۔ اس حوالے سے غلام شاہ کلہوڑو اور مسٹر سندھ کے درمیان بہت سارے خطوط کا تذکرہ بھی موجود ہے جو مختلف اوقات میں لکھے جاتے رہے ہیں۔

تجزیہ : یار محمد کلہوڑو کو سخت گیر طبیعت کا مالک بتایا جاتا ہے کہ وہ بلاوجہ بھی عوام پر ظلم کرتا کرتا تھا اسی لیے عوام سے زیادہ خوش نہیں تھے اسی طرح جو ہم بعد میں لکھتے ہیں کہ کلو میں خان آف قلات کی بھی اطاعت قبول نہ کی تو انہیں وہاں سے نکالا گیا کلو کیلو شکست دے یار محمد کلہوڑو گرفتار بھی ہوئے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ میر مھراب کی بندوق کی گولی سے زخمی بھی ہوئے تھے۔ اور تین دن بعد ان کی جو ہے وہ موت واقع ہو گئی اسی طر حکروڑوں کے کچھ زیادہ ہی یہاں پر قید بھی ہوئے مگر انہیں بعد میں خراج دینے پر جو ہے وہ رہا کر دیا گیا۔ میاں غلام شاہ آدمی کی حکومت جو ہے وہ سندھ سے ہوتی ہوئی دیرہ اسماعیل خان بنوں تک بھی چلے گی اور کافی کامیابی حاصل کی میاں غلام شاہ کلہوڑو دور میں کل والا کافی مضبوط ہے اور ان میں اس دور میں جہاں داؤد پوتوں کو شکست دی وہیں انہوں نے خان آف قلات کو بھی شکست دے کر کراچی کو چھین لیا۔ سندھ اور ڈیرہ غازیخان پر جس مقامی خاندان کی حکومت کو فروغ ملا ان میں ایک اہم کلہوڑا حکومت تھی۔ کلہوڑا عہد حکومت کے ابتدائی حصے میں اس علاقے کو ترقی اور امن نصیب ہوا۔ اس دور میں سلطنت کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ ڈیرہ غازی خاں میں نظام آبپاشی اور زرعی پیداوار میں کافی ترقی کی اس ترقی کا سبب زراعت میں ذاتی دلچسپی تھی نہریں کھدوائیں گئیں۔ باغات اور ہریالی کی موجودگی کے باعث ہریالی میں کافی اضافہ ہوا۔ اس خطہ زمین نے ایک خوبصورت شہر کی شکل اختیار کی کلہوڑا خاندان کے تیس سالہ دور حکومت میں بھی یہ علاقہ نیم خود مختیار ہی رہا۔ احمد شاہ درانی نے پنجاب پر قبضہ کرنے کے بعد دریائے سندھ کے مغربی علاقے پر بھی قبضہ کر لیا اس نے علاقہ میں کاشت کاری کو فروغ دیا۔ اور اس سلسلے میں کئی نئی نہر کھدوائیں۔ اور کئی پرانی نہروں کو صاف کروایا۔ اس کے بعد اس کا بھتیجا بر سر اقتدار آیا مگر خاندانی عداوت کے باعث بر خوادر خاں کو قتل کر دیا گیا۔ تو کلہوڑا حکومت ختم ہو گئی۔ کلہوڑوں نے اپنے دور میں مقامی معاشرت اور زبانوں کو خوب ترقی دی جس میں سندھی کے ساتھ سرائیکی زبان خوب پھلی پھولی۔ اور اس کے ادب کو حکومتی سرپرستی میسر آئی۔ مگر درانیوں کی یلغار کے ساتھ ہی کلہوڑا حکومت

اختتام پذیر ہوئی۔ اور میاں عبدالنبی کلہوڑا آخری حکمران ثابت ہوا۔ کلہوڑوں کے عہد میں سرائیکی پورے ڈیرہ جات میں بولی جانے لگی۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی یہ بولی جاتی تھی۔ کلہوڑا عہد تمدنی زندگی کا بھرپور اظہار تھا جہاں بلوچ قبائلی معاشرت کے ساتھ مقامی معاشرت سے ایک ربط پیدا ہوا جو امن و خوشحالی کا سبب تھا۔ اور اس خطہ ارض کو ایک خوبصورت علاقے کا مقام حاصل ہوا جیسا کہ یہ علاقہ باغات کی سرزمین مشہور تھا۔

References :

[1]. Olaf, Caroe, Te Pathan, Union Book Stall, Karachi, 1973, P. 147
[2] . M.H. George Raverty, Notes on Afghanistan & Baluchistan, Lahore, 1976, P.2.
[3] Ghulam Rasool Kurai, Tareekh Balochan, Amartasar,, 1955, P.37.
[4] Abdul Qadir Lighari, Tareekh Dera Ghazi Khan, Salman Academy, D.G.Khan, 1987, P.178.
[5] District, Gazetteer Dera Ghazi Khan, 1883, Sang-e-Meal, Lahore, 1884, P.23
[6] A.M. Khan, Durani, Muultan Under Afghan, Bazam-e-Saqaft, Multan, 1981, P.46
[7] Hutto Ram, Gulbahar, Balochi Academy, Quetta, 1982, P.177.
[8].A.M. Khan, Durani, Muultan Under Afghan, Bazam-e-Saqaft, Multan, 1981, P.164
[9] . Hutto Ram, Gulbahar, Balochi Academy, Quetta, 1982, P.113
[10]. G.Ali, Nutkani, Murqa Dera Ghazi Khan, Multan, 1986, P.86
11 Hutto Ram, Gulbahar, Balochi Academy, Quetta, 1982, P.120.
[12]- District Gazetteer Dera Ghazi Khan, 1883, Sang-e-Meal, Lahore, 1884, P.47.
[13]. Munshi Charrin Cheet, Tareekh-e-Dera Ismaeel Khan, Lahore, 1882, P.113
[14] Collin Davics, The Problem of NWFP,1890, LLahore, 1908, P.41.
[15]. “O” Braine, A Glossary of Multani Language, Punjab Govt. Lahore, 1903, P.1.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.